روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 5 نومبر 2012ء 19 ذوالحج 1433 ہجری 5 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 255

راستوں کی صفائی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو رستے میں یا درختوں کے سائے میں بول وبراز کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ قضائے حاجت کے لئے انسان رستے سے دور چلا جائے تا کہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ درختوں کے سائے میں بھی قضائے حاجت نہ کی جائے کیونکہ ان کے نیچے لوگ آرام کرتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب المواضع التی نہی النبی عن البول فیہا حدیث نمبر 2423)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل شروع کردے۔

(بخاری کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم حدیث نمبر 231)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کتب احادیث، کتب سیر اور کتب تواریخ کا اگر مطالعہ کریں تو پتہ لگے گا کہ صحابہ کرامؓ کس طرح سے ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا خیال رکھتے تھے اور کس طرح سے جب انہوں نے پاکیزگی وطہارت کے چراغ دلوں میں روشن کئے تو انفسی سے آفاقی بن گئے۔ ذروں سے آفتاب اور ارض سے اُٹھ کر آسمانی وسعتوں پر حاوی ہوگئے وہ جہاں جہاں گئے پاکیزگی کی شمعیں روشن کرتے چلے گئے اور دنیا کے طہارت اور صفائی کے لحاظ سے استاد بن گئے۔

ایک دفعہ حضرت سلمان فارسیؓ کو بعض مشرکوں نے طنزیہ طور پر کہا کہ تمہارا ساتھی تو تمہیں ہر بات یہاں تک کہ بول وبراز کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے یا (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ہمیں گوبر اور ہڈی استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم سے استنجا نہ کرے۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب الاستطابة)

اہل عرب عموماً قضائے حاجت کے بعد پانی کا استعمال نہیں کرتے تھے لیکن صحابہؓ کرام پتھروں سے صفائی کے بعد پانی سے بھی طہارت کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے عورتوں سے فرمایا تھا کہ اپنے خاوندوں سے کہو کہ وہ پانی سے صفائی کیا کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔ (ترمذی باب الاستنجا بالماء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کی صفائی کے لئے مسواک کا ارشاد فرمایا تو صحابہؓ اس حکم پر اس سختی سے کاربند ہوئے کہ حضرت زید بن خالدؓ کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ مسجد میں نماز کے لئے آتے تو ان کی مسواک ان کے کانوں پر ہوتی تھی اور جب بھی وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو پہلے مسواک کرتے۔ (ترمذی باب ماجاء فی السواك)

صحابہؓ کو پاکیزگی کا اس قدر خیال تھا کہ ناپاکی کی حالت میں سلام کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ پہلے غسل کرتے پھر آکر سلام کا جواب دیتے۔

ایک دن آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جارہے تھے کہ راستہ میں آپ ﷺ کا سامنا حضرت ابوہریرہؓ سے ہوا رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا اور چلے گئے۔ پھر انہوں نے غسل کیا واپس آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں جنبی تھا (اس لئے آپ ﷺ کے سلام کا جواب نہ دیا اب نہا کر آیا ہوں) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نجس نہیں ہوتا۔

(مسلم کتاب الحیض باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2012ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 9 تا 15 نومبر 2012ء منایا جارہا ہے۔

تمام امراء کرام اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔ ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے۔ مورخہ 9 نومبر 2012ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کرکے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کرکے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔ باقی صفحہ 7 پر

نماز جنازہ

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی نماز جنازہ مورخہ 5 نومبر 2012ء کو صبح 11 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کی جائے گی۔ احباب کثرت سے شرکت کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 3

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت

اِس ماحول میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد جن کا نام عبداللہ تھا فوت ہو گئے تھے اور آپ کو اور آپ کی والدہ حضرت آمنہ کو اُن کے دادا عبدالمطلب نے اپنی کفایت میں لے لیا تھا۔ عرب کے رواج کے مطابق آپ دودھ پلانے کے لئے طائف کے پاس رہنے والی ایک عورت کے سپرد کئے گئے۔ عرب لوگ اپنے بچوں کو دیہاتی عورتوں کے سپرد کر دیا کرتے تھے تا اُن کی زبان صاف ہو جائے اور اُن کی صحت درست ہو۔ آپ کی عمر کے چھٹے سال میں آپ کی والدہ بھی مدینہ سے آتے ہوئے جہاں وہ اپنے ننھیال سے ملنے گئی تھیں مدینہ اور مکہ کے درمیان فوت ہو گئیں اور وہیں دفن ہوئیں اور آپ کو ایک خادمہ اپنے ساتھ مکہ لائی اور دادا کے سپرد کر دیا۔ آپ آٹھویں سال میں تھے کہ آپ کے دادا جو آپ کے نگران تھے وہ بھی فوت ہو گئے اور آپ کے چچا ابوطالب اپنے والد کی وصیت کے مطابق آپ کے نگران ہوئے۔ عرب سے باہر آپ کو دو تین دفعہ جانے کا موقع ملا۔ جن میں سے ایک سفر آپ نے بارہ سال کی عمر میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ کیا جو کہ تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تھے۔ یہ سفر آپ کا غالباً شام کے جنوب مشرقی تجارتی شہروں تک ہی محدود تھا کیونکہ اس سفر میں بیت المقدس وغیرہ جگہوں میں سے کسی کا ذکر نہیں آتا۔ اس کے بعد آپ جوانی تک مکہ میں ہی مقیم رہے۔

مجلس حلف الفضول میں آپ کی شمولیت

آپ کی طبیعت بچپن سے ہی سوچنے اور فکر کرنے کی طرف مائل تھی اور لوگوں کی لڑائیوں جھگڑوں میں آپ دخل نہیں دیا کرتے تھے بلکہ لڑائیوں اور فسادوں کے دُور کرانے میں حصہ لیتے تھے چنانچہ مکہ اور اِس کے گردونواح کے قبائل کی لڑائیوں سے تنگ آ کر جب مکہ کے کچھ نوجوانوں نے ایک انجمن بنائی جس کی غرض یہ تھی کہ وہ مظلوموں کی مدد کیا کرے گی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شوق سے اُس مجلس میں شامل ہو گئے۔ اس مجلس کے ممبروں نے اِن الفاظ میں قسمیں کھائی تھیں کہ:

”وہ مظلوموں کی مدد کریں گے اور اُن کے حق اُن کو لے کر دیں گے جب تک کہ سمندر میں ایک قطرہ پانی کا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکیں گے تو وہ خود اپنے پاس سے مظلوم کا حق ادا کر دیں گے“۔

شاید اس قسم پر عمل کرنے کا موقع آپ کے سوا اور کسی کو نہیں ملا۔ جب آپ نے دعویٰ نبوت کیا اور سب سے زیادہ مکہ کے سردار ابوجہل نے آپ کی مخالفت میں حصہ لیا اور لوگوں سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کوئی بات نہ کرے۔ اُن کی کوئی بات نہ مانے۔ ہر ممکن طریق سے اُن کو ذلیل کرے۔ اُس وقت ایک شخص جس نے ابوجہل سے کچھ قرضہ وصول کرنا تھا مکہ میں آیا اور اُس نے ابوجہل سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ ابوجہل نے اُس کا قرض ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے مکہ کے بعض لوگوں سے اس امر کی شکایت کی اور بعض نوجوانوں نے شرارت سے اُسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتایا کہ اُن کے پاس جاؤ وہ تمہاری اِس بارہ میں مدد کریں گے۔ اُن کی غرض یہ تھی کہ یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس مخالفت کے مدنظر جو مکہ والوں کی طرف سے عموماً اور ابوجہل کی طرف سے خصوصاً ہو رہی تھی اُس کی امداد کرنے سے انکار کر دیں گے اور اس طرح عربوں میں ذلیل ہو جائیں گے اور قسم توڑنے والے کہلائیں گے یا پھر آپ اس کی مدد کے لئے ابوجہل کے پاس جائیں گے اور وہ آپ کو ذلیل کر کے اپنے گھر سے نکال دے گا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ شخص گیا اور اُس نے ابوجہل کی شکایت کی تو آپ بِلا تأمل اُٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے اور ابوجہل کے دروازہ پر جا کر دستک دی۔ ابوجہل گھر سے باہر نکلا اور دیکھا کہ اُس کا قرض خواہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ آپ نے فوراً اُسے توجہ دلائی کہ اِس شخص کا تم نے فلاں فلاں حق دینا ہے اِس کو ادا کرو اور ابوجہل نے بِلا چون و چرا اُس کا حق اُسے ادا کر دیا۔ جب شہر کے رؤساء نے ابوجہل کو ملامت کی کہ تم ہم سے تو یہ کہا کرتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ذلیل کرو اور اس سے کوئی تعلق نہ رکھو لیکن تم نے خود اُس کی بات مانی اور اُس کی عزت قائم کی۔ تو ابوجہل نے کہا خدا کی قسم! اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی یہی کرتے۔ میں نے دیکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دائیں اور بائیں مست اُونٹ کھڑے ہیں جو میری گردن مروڑ کر مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی روایت میں کوئی صداقت ہے یا نہیں۔ آیا اُسے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نشان دکھایا تھا یا صرف اُس پر حق کا رُعب چھا گیا اور اُس نے یہ دیکھ کر کہ سارے مکہ کا مطعون اور مقہور انسان ایک مظلوم کی حمایت کے جوش میں اکیلا بغیر کسی ظاہری مدد کے مکہ کے سردار کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اِس شخص کا جو حق تم نے دینا ہے وہ ادا کر دو تو حق کے رُعب نے اُس کی شرارت کی روح کو کچل دیا اور اُسے سچائی کے آگے سر جھکانا پڑا۔

حضرت خدیجہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 25 سال کے ہوئے تو آپ کی نیکی اور آپ کے تقویٰ کی شہرت عام طور پر پھیل چکی تھی لوگ آپ کی طرف انگلیاں اُٹھاتے اور کہتے یہ سچا انسان جا رہا ہے۔ یہ امانت والا انسان جا رہا ہے۔ یہ خبریں مکہ کی ایک مالدار بیوہ کو بھی پہنچیں اور اُس نے آپ کے چچا ابوطالب سے خواہش کی کہ وہ اپنے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہیں کہ اُس کا تجارتی مال جو شام کے تجارتی قافلہ کے ساتھ جا رہا ہے وہ اُس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ ابوطالب نے آپ سے ذکر کیا اور آپ نے اسے منظور کر لیا۔ اس سفر میں آپ کو بڑی کامیابی ہوئی اور اُمید سے زیادہ نفع کے ساتھ آپ لوٹے۔ خدیجہؓ نے محسوس کیا کہ یہ نفع صرف منڈیوں کے حالات کی وجہ سے نہیں بلکہ امیر قافلہ کی نیکی اور دیانت کی وجہ سے ہے۔ اُس نے اپنے غلام میسرہ سے جو آپ کے ساتھ تھا آپ کے حالات دریافت کئے اور اُس نے بھی اُس کے خیال کی تائید کی اور بتایا کہ سفر میں جس دیانتداری اور خیر خواہی سے آپ نے کام کیا ہے وہ صرف آپؐ ہی کا حصہ تھا۔ اِس بات کا حضرت خدیجہؓ کی طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ باوجود اِس کے کہ وہ اُس وقت چالیس سال کی تھیں اور دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں اُنہوں نے اپنی ایک سہیلی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوایا تا معلوم کرے کہ کیا آپ اُن سے شادی کرنے پر رضا مند ہوں گے؟ وہ سہیلی آپ کے پاس آئی اور اُس نے آپ سے پوچھا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے کہا میرے پاس کوئی مال نہیں ہے جس سے میں شادی کروں۔ اُس سہیلی نے کہا اگر یہ مشکل دور ہو جائے اور ایک شریف امیر عورت سے آپ کی شادی ہو جائے تو پھر؟ آپ نے فرمایا وہ کون عورت ہے؟ اُس نے کہا خدیجہ۔ آپ نے فرمایا میں اُس تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں؟ اِس پر اُس سہیلی نے کہا کہ یہ میرے ذمہ رہا۔ آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ تب خدیجہؓ نے آپ کے چچا کی معرفت شادی کا فیصلہ پختہ کیا اور آپ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔ ایک غریب و یتیم نوجوان کے لئے دولت کا یہ پہلا دروازہ کھلا، مگر اُس نے اِس دولت کو جس طرح استعمال کیا وہ ساری دنیا کیلئے ایک سبق آموز واقعہ ہے۔

غلاموں کی آزادی اور زیدؓ کا ذکر

آپ کی شادی کے بعد جب حضرت خدیجہؓ نے یہ محسوس کیا کہ آپ کا حساس دل ایسی زندگی میں کوئی لطف نہیں پائے گا کہ آپ کی بیوی مالدار ہو اور آپ اُس کے محتاج ہوں تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنا مال اور اپنے غلام آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کہا خدیجہ! کیا سچ مچ؟ جب اُنہوں نے پھر دوبارہ اقرار کیا تو آپ نے فرمایا میرا پہلا کام یہ ہو گا کہ میں غلاموں کو آزاد کر دوں۔ چنانچہ آپ نے اُسی وقت حضرت خدیجہ کے غلاموں کو بُلایا اور فرمایا تم سب لوگ آج سے آزاد ہو اور مال کا اکثر حصہ غرباء میں تقسیم کر دیا۔ جو غلام آپ نے آزاد کئے اُن میں ایک زید نامی غلام بھی تھا۔ وہ دوسرے غلاموں سے زیادہ زیرک اور زیادہ ہوشیار تھا کیونکہ وہ ایک شریف اور معزز خاندان کا لڑکا تھا جسے بچپن میں ڈاکو چرا کر لے گئے تھے اور وہ بکتا بکاتا مکہ میں پہنچا تھا۔ اُس نوجوان نے اپنی زیرکی اور ہوشیاری سے اس بات کو سمجھ لیا کہ آزادی کی نسبت اِس شخص کی غلامی بہت بہتر ہے۔ جب آپ نے غلاموں کو آزاد کیا جن میں زید بھی تھا تو زید نے کہا آپ تو مجھے آزاد کرتے ہیں پر میں آزاد نہیں ہوتا، میں آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ آپ کے ساتھ رہا اور روز بروز آپ کی محبت میں بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ ایک مالدار خاندان کا لڑکا تھا اُس کے باپ اور چچا ڈاکوؤں کے پیچھے پیچھے اپنے بچہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے۔ آخر اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کا لڑکا مکہ میں ہے۔ چنانچہ وہ مکہ پتہ لیتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے بچہ کو آزاد کر دیں اور جتنا روپیہ چاہیں لے لیں۔ آپ نے فرمایا زید کو تو میں آزاد کر چکا ہو ں وہ بڑی خوشی سے آپ لوگوں کے ساتھ جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے زید کو بُلوا کر اُس کے باپ اور چچا سے ملوا دیا۔ جب دونوں فریق مل چکے اور آنسوؤں سے اپنے دل کی بھڑاس نکال چکے تو زید کے باپ نے اُس سے کہا کہ اِس شریف آدمی نے تم کو آزاد کر دیا ہے تمہاری ماں تمہاری یاد میں تڑپ رہی ہے اب تم جلدی چلو اور اُس کے لئے راحت اور تسکین کا موجب بنو۔ زید نے کہا ماں اور باپ کس کو پیارے نہیں ہوتے میرا دل بھی اِس محبت سے خالی نہیں ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اِس قدر میرے دل میں داخل ہو چکی ہے کہ اس کے بعد میں آپؐ سے جدا نہیں ہو سکتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے آپ لوگوں سے مل لیا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا میری طاقت سے باہر ہے۔ زید کے باپ اور چچا نے بہت زور دیا مگر زید نے اُن کے ساتھ جانا منظور نہ کیا۔ زید کی اِس محبت کو دیکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ زید آزاد تو پہلے ہی تھا مگر آج سے یہ میرا بیٹا ہے۔ اِس نئی صورتِ حالات کو دیکھ کر زید کے باپ اور چچا واپس وطن چلے گئے اور زید ہمیشہ کے لئے مکہ کے ہو گئے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مجید بشیر صاحب

میرے والدین کی خلافت سے عقیدت ومحبت

ہمارے پیارے والدین محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اور محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ خلافت سے حد درجہ پیار، عقیدت اور احترام کا تعلق رکھتے تھے۔ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے چمٹائے رکھنے کی پرزور سعی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارے والد محترم جو کہ محکمہ سی۔ ایم۔ اے سے تعلق رکھتے تھے کا تبادلہ کراچی ہوا تو والدہ محترمہ ہم سب کو لے کر ربوہ رہائش پذیر ہوگئیں تا ان کی اولاد خلافت کے سایہ تلے بہترین تربیت حاصل کرسکے او رخود ایک دوسرے سے دوری کی صعوبتیں برداشت کرلیں۔ ہم پر خداتعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس نے ہمیں خلافت کے نظام سے منسلک فرمایا اور ہمیں خلافت کے خدام ہونے کا شرف عطا کیا۔

خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق

خلیفہ وقت کو خداتعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نور، علم ومعرفت اور مقام قبولیت دعا سے برکت حاصل کرنے کے لئے پیارے والدین نے ہم سب میں خلیفہ وقت کے ساتھ محبت وعقیدت اور فدائیت کا نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد میں بھی ایک ذاتی اور قریبی تعلق قائم کردیا۔

بہت چھوٹے تھے لیکن یاد ہے کہ پیاری امی جان اکثر ہمیں اپنے ساتھ خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت کے لئے لے جایا کرتی تھیں۔ ہماری پھوپھو محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ جن کو سب گھر والے چھوٹی پھوپھو کے نام سے یاد کرتے ہیں کام کے سلسلہ میں اکثر خاندان مسیح موعود کے گھروں میں جانے کا موقع ملتا تھا۔ بعض دفعہ ہماری والدہ محترمہ ان سے درخواست کرکے ان کے ساتھ قصر خلافت چلی جایا کرتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنے مسائل پیش کرکے دعا کی درخواست بھی کرتی رہتی تھیں۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ میرے بڑے بھائی مکرم مولانا حنیف احمد محمود نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ 9-10 سال کی عمر تک بولنے سے قاصر تھے۔ والدین کی پریشانی ایک فطری عمل تھا اسی پریشانی میں والدہ محترمہ انہیں ساتھ لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور ابھی ناشتہ تناول کررہے تھے والدہ محترمہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی حضور نے اپنا دست شفقت محترم بھائی جان کے سر پر رکھا اور فرمایا بی بی فکر نہ کرو یہ بچہ بولے گا چنانچہ بھائی جان کو زندگی وقف کرکے بحیثیت مربی سلسلہ سلسلہ اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان مختلف ممالک میں خلافت کے زیرسایہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

محترم والد صاحب مرحوم کا ایک طریق یہ رہا کہ جلسہ ہائے سالانہ کے موقعہ پر خلفائے سلسلہ کے ساتھ اجتماعی ملاقات میں بھی ہم بچوں کو ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے اور بڑے اہتمام سے ملاقات کی تیاری کرواتے اور کچھ رقم گو وہ معمولی ہی رہی ہو ہر بچے کے ہاتھ میں تھما دیتے تھے کہ خود حضور کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کریں۔ خود بھی بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے اور بچوں کو بھی ہدایت کرتے کہ وہ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔ ہر بچے کو یہ ہدایت بھی ہوتی کہ وہ ایک تحریری خط بھی حضور کی خدمت میں پیش کرے۔ جب بھی ربوہ آتے اہتمام کے ساتھ تمام نمازیں باقاعدگی سے بیت المبارک ربوہ میں خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں ادا کرتے۔ مجالس عرفان باقاعدگی سے سنتے اور بچوں کو سناتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایک مرتبہ کراچی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ گرمیوں کی تعطیلات گزارنے ہم بھی ابا جان کے پاس کراچی میں موجود تھے۔ باوجود طویل مسافت کے پبلک ٹرانسپورٹ پر مغرب کی نماز باقاعدگی سے ڈیفنس گیسٹ ہاؤس میں بچوں کو ساتھ لے کر حضور کی اقتداء میں ادا کرتے۔

الغرض ہر طریق سے اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے کیونکہ یہ جانتے تھے کہ وہ شخص جو ہمارا درد رکھنے والا، محبت کرنے والا، دکھ تکلیف کو سمجھنے والا اور خدا کے حضور دعائیں کرنے والا صرف اور صرف خلیفہ وقت ہے اور ہماری تمام تر کامیابیاں خلافت سے وابستہ ہیں۔

خلافت ثانیہ کے دور میں تو ہم بہت ہی چھوٹے تھے جب حضرت مصلح موعود کی وفات ہوئی اس وقت خاکسار کی عمر دس سال تھی۔ آج بھی یاد ہے کہ بسوں کے ذریعہ قافلے ربوہ پہنچنا شروع ہوگئے اور ہم اطفال الاحمدیہ میں باوجود چھوٹے ہونے کے ننگے پاؤں بسوں کے اُوپر چڑھ چڑھ کر سامان اتارنے میں مدد کرتے۔ حضرت مصلح موعود کا جسد مبارک قصر خلافت میں رکھا گیا تھا اور احباب جماعت غم سے نڈھال قطاروں میں حضور کا آخری دیدار کرنے کے لئے جمع تھے اتنا یاد ہے کہ ہم ایک بس کا سامان اتارتے قطاروں کے بیچ میں سے بھاگتے ہوئے جاتے حضور کا دیدار کرتے اور واپس آکر پھر کسی اور بس کے احباب جماعت کا سامان اتارنے میں ان کی مدد کرتے۔ مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے یہ تو یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ حضور کا دیدار کیا ہوگا لیکن اتنا یاد ہے کہ سارا دن ہم نے کئی دفعہ حضور کا رُخ مبارک ملاحظہ کیا۔

اسی طرح جب ایک بس سے سامان اتار رہے تھے اور احباب جماعت بس سے اترنے شروع ہوئے تو والد محترم بھی ان میں شامل تھے ہم دونوں بھائیوں کی طرف دیکھا ہم ننگے پاؤں تھے مصافحہ کے بعد صرف اتنا کہا کہ جوتی کہاں ہے اور گم سم قطار میں کھڑے ہوگئے۔ آج جب اس دن کو یاد کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بچوں کی جوتی اور ننگے پاؤں سے زیادہ اہم وہ خوف تھا جو ایسے موقع پر مومنین کے چہرہ پر آیا کرتا ہے یہ نہیں پوچھا کہ گھر کا کیا حال ہے والدہ کیسی ہیں۔ گھر جاکر ہم نے ہی امی جان کو بتایا کہ ابا جان بھی آئے ہوئے ہیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ خلافت ثالثہ کے انتخاب وقیام کے بعد اور نماز جنازہ کی ادائیگی اور تدفین کے بعد گھر تشریف لائے۔

ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے۔ والد محترم کی وفات کے موقع پر ہم تمام بہن بھائی دارالذکر لاہور میں بڑے بھائی کے ہاں جمع تھے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بنفس نفیس فون پر والدہ محترمہ سے تعزیت فرمائی اور ڈھارس بندھائی مجھے یاد ہے کہ حضور انور کے اس پیغام سے والدہ محترمہ کو حوصلہ ملا۔ اپنے خاوند کی وفات کا غم تو ایک فطری بات تھی لیکن حضور انور سے بات کرنے کے بعد ان کے چہرے پر ایک حوصلہ اور عزم اور سکینت نظر آئی اور والدہ صاحبہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا اور نصائح فرمائیں جن میں سے ایک نصیحت خلافت احمدیہ سے وابستگی اور وفا کے متعلق تھی۔

خلیفہ وقت سے خطوط کے

ذریعہ رابطہ

خلیفہ وقت کو باقاعدگی سے خط لکھتے اور اپنی تمام اولاد کو بھی اس کی نہ صرف تلقین کرتے بلکہ نگرانی بھی کرتے۔ خلیفہ وقت کو مخاطب کرنے کے آداب کا پوری طرح خیال رکھتے اور بچوں کو بھی یہی سکھایا۔ ایک دفعہ خاکسار نے ایک خط اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں لکھا جس پر والد صاحب نے اپنے قلم سے پوری عبارت اس طرح لکھی ''بصد عجز ومنت بصد انکسار سیدنا ومولانا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز'' اور بڑے پیار سے سمجھایا کہ خلیفۃ المسیح کی ذات اس روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری ہے۔ خلیفہ کا مقام نائب الرسول کا ہے اور اس بلند مقام پر فائز رہنے والے کا خداتعالیٰ سے ایسا قریبی تعلق پیدا ہوجاتا ہے کہ خداتعالیٰ اسے قبولیت دعا کا اعجاز عطا کرتا ہے۔ آپ اس کا خیال کیا کریں۔

اپنے خطوط میں بچوں کو خلیفۃ المسیح سے ذاتی رابطہ پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلاتے۔ ہم سب بہن بھائیوں کو ہدایت تھی کہ باقاعدگی سے حضور کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر کم ازکم ہفتہ میں ایک دفعہ خط لکھ کر دعا کی درخواست ضرور کی جائے۔ کسی قسم کا مسئلہ ہو، بیماری ہو، پریشانی ہو، کسی بچہ کی تعلیم کا مسئلہ ہو خود بھی خلیفہ وقت کی خدمت میں تحریر کرتے اور بچوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ حضور کو خط لکھ کر راہنمائی ضرور حاصل کریں۔ اپنے آخری بیماری کے ایام میں باربار توجہ دلاتے کہ حضور کو خط لکھیں اور ان کے لئے بھی دعا کی درخواست کریں اور جب معلوم ہوجاتا کہ خط لکھ دیا گیا ہے تو ایک سکون محسوس کرتے۔ ہر قسم کی کامیابی اور انعام کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کی طرف منسوب کرتے اور نصیحت کرتے تھے کہ اپنی دعاؤں کو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے ذریعہ تقویت دیں۔

والدہ محترمہ گو زیادہ پڑھی لکھی تو نہ تھیں لیکن اپنے ہاتھ سے باقاعدہ خلیفہ وقت کی خدمت میں اپنے خاوند اور بچوں کے لئے دعا کے لئے لکھا کرتی تھیں۔ بلکہ خط لکھنے میں ہم بچوں کی بھی راہنمائی کیا کرتی تھیں۔

خلیفہ وقت کے لئے دعائیں

رسول مقبول ﷺ کی اس حدیث کو ہمیشہ مستحضر رکھتے تھے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ والدین ہردم خلیفہ وقت کے لئے دعا گو رہتے اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتے۔ جانتے تھے کہ نظام خلافت کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ خلیفہ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمند دعا گو وجود نصیب ہوتا ہے جو ہر دکھ درد میں ان کا سہارا اور ہر خوشی میں ان کے ساتھ برابر شریک ہوتا ہے۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے بچپن میں رات کے دوسرے پہر جب بھی آنکھ کھلی خاکسار نے دونوں والدین کو خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرتے ہوئے پایا۔ بچوں کو باربار یاددہانی کراتے کہ خلیفۃ المسیح کی صحت وتندرستی اور احمدیت کی ترقی کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دعا جو کہ والد محترم اکثر کیا کرتے تھے وہ

یہ ہے کہ اے اللہ تو روح القدس سے ہمارے پیارے آقا اور امام کی تائید و نصرت فرما۔ والدہ محترمہ تو وقتاً فوقتاً زیر لب خلیفہ وقت کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ الغرض دونوں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس مصرع ع

اُٹھیں ہاتھ اپنے لئے تو پھر بھی میرے لئے ہی دعا کرے

کا مصداق تھے۔

ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین

اس طرف محترم والد صاحب کی خاص توجہ تھی کہ ساری اولاد خلیفہ وقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اور اس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے۔ کسی طور پر بھی یہ برداشت نہیں تھا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب کے دوران کوئی آپس میں بات کرے۔ بہت ہی خفا ہوتے۔ فرماتے تھے کہ یہ تکبر کی نشانی ہے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ اپنے بڑے بھائی کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں آپ لکھتے ہیں کہ ایک جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطاب کے دوران اپنے کسی دوست سے بات کر رہا تھا ابا جان نے دیکھ لیا اس بات پر سرزنش کی کہ خلیفۃ المسیح خطاب فرما رہے ہیں اور آپ آپس میں باتیں کر رہے ہیں یہ گستاخی ناقابل برداشت ہے۔ ایک سچے مومن کی طرح صرف نصیحت سن کر اس کی اطاعت کرنے کے پیکر تھے اور اسی کے نتیجہ میں بالآخر سچے احمدی کے طور پر عاجزی اور خاکساری کا لبادہ پہن کر اپنے آپ کو ایک ذرّہ ناچیز کی طرح خلیفہ وقت کے قدموں میں پیش کر دیا۔ ملٹری اکاؤنٹس میں اعلیٰ عہدے اور اچھے گریڈ سے ریٹائر ہوئے لیکن کبھی بھی اس بات کا اظہار نہ ہونے دیا۔ نفس کی انانیت کے لبادہ کو اتار کر اپنے وجود کو کلیتاً فراموش کرتے ہوئے خلیفہ وقت کے ہر اشارے پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور اپنی مرضی اور خواہشات کو خلیفہ وقت کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔

ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے

یہ اسی اطاعت اور فرمانبرداری کا اثر تھا کہ خلیفہ وقت کے مبارک لبوں سے نکلی ہوئی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہتے اور سمعنا و اطعنا کے اظہار کے لئے کوشاں رہتے۔ اپنی بساط اور طاقت سے بڑھ کر قربانی کرتے اور اپنی اولاد کو بھی ہر دم اس طرف رغبت دلاتے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اپنی اولاد کو تحریکات میں حصہ لینے کا چسکا لگا دیا۔ نہ صرف مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ کوئی اور تحریک بھی ہوتی یا روحانی پروگرام ہوتا تو اس میں بھی بھرپور حصہ لیتے۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1987ء میں جب جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف نو کی تحریک فرمائی باوجود عمر کے ایسے حصہ پر پہنچ چکنے کے جہاں بظاہر اولاد کا ہونا مشکل تھا فوراً اس تحریک میں شمولیت اختیار فرمائی۔ حضور نے والد صاحب کے خط کے جواب میں فرمایا کہ اگر بچہ ہو تو فخر احمد نام رکھ لیں اور بچی ہو تو نجمہ کنول نام رکھ لیں۔ شاید اسی خواہش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تمام بچوں کو اپنی اولاد اس بابرکت تحریک میں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس وقت آپ کے بارہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں وقف نو میں شامل ہیں۔ الحمدللہ

نظام جماعت کی اطاعت

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ خلافت سے محبت کا تقاضا ہے کہ نظام جماعت جو کہ نظام خلافت کا ہی حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت اور فرمانبرداری لازم ہے۔ عہدیداران جماعت کی مکمل اطاعت اور ان سے تعاون کرنا بھی لازم ہے۔ یہ خوبی بھی والد محترم میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ اس ضمن میں جب محترم بھائی جان نے ہمارے والد محترم کے حالات پر مشتمل مسودہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں (جب آپ ربوہ میں ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر تھے) پیش کیا تو آپ نے از راہ خلوص و محبت بعد ملاحظہ اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا کہ ''مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی کی ایک بہت بڑی خوبی جس نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا اطاعت عہدیداران تھی۔''

خلافت کے بارے میں غیرت

خلافت کے بارے میں انتہائی غیرت رکھتے تھے کسی بچے سے ناسمجھی میں بھی کوئی بات ہو جاتی تو شدید ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ خلافت کے بارہ میں اگر کوئی غلط بات کر دیتا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو قطع تعلق کر لیتے یہاں تک ان کی طرف سے معذرت اور آئندہ سے ایسی حرکت نہ کرنے کی یقین دہانی کروا دی جاتی۔

ایک عہد کی تکمیل

ہمارے والدین نہ صرف خود نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کی خاطر خدمت کے ہر میدان میں کوشاں رہے بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہی روح اور جذبہ پیدا کرنے کی سعی فرماتے رہے۔ ان کے دلوں میں نظام خلافت کی محبت پیدا کر کے ان کو اس بابرکت نظام سے وابستہ رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش فرماتے رہے۔ ہم بجا طور پر فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے والدین نے ایک عظیم عہد ''کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاقیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دین حق) کی اشاعت ہوتی رہے اور (-) کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے'' کو پورا کر دکھایا۔ عہد کے مبارک الفاظ کو اپنے سینوں میں جگہ دی ان کو عمل کے سانچوں میں ڈھالا اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھاتے چلے گئے اللہ تعالیٰ اُن کو غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو (-)، احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کی ہمت عطا فرمائے ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرے اور اس عہد پر پورا اُترنے کے لئے عزم اور دیوانگی عطا فرمائے اور ہمیں خلیفہ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بنا کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر سچے دل سے لبیک کہنے والا بنا دے۔

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

غزل

دل میں خوشی کے پھول مہکتے رہیں یوں ہی
یہ دن سرور و کیف میں کٹتے رہیں یوں ہی

قلب و نظر کو ملتی رہیں یوں ہی وسعتیں
ہم اپنے جذب و عشق میں بڑھتے رہیں یوں ہی

ہوتے رہیں سدا یوں ہی ساماں بہار کے
غنچے دلوں میں پیار کے کِھلتے رہیں یوں ہی

ہوتی رہیں فلک سے یہ رحمت کی بارشیں
سب زندگی کے راستے سجتے رہیں یوں ہی

پروانہ وار ہم بھی ہوں اس نُور پر فدا
پل پل وفا کی آن پہ مرتے رہیں یوں ہی

اک شان سے کٹیں سبھی جیون کے مرحلے
اس راہِ افتخار پہ چلتے رہیں یوں ہی

پہنچیں ہر اک دُوار پہ جلسے کی برکتیں
یہ سلسلے قرار کے ملتے رہیں یوں ہی

عبدالصمد قریشی

جماعت احمدیہ کینیڈا۔ 2012ء کی سرگرمیاں

ایتھنک میڈیا کے ساتھ ایک شام

12 مارچ 2012ء کی شام ایوان طاہر میں گہما گہمی کی وجہ ایک پُرتکلف عشائیہ کی تقریب تھی جس کا اہتمام ورلڈ میڈیا فورم نے کیا۔ مقامی اخباری نمائندوں، خبر رساں ایجنسیوں، ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندگان اور اینکرز سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ تقریباً ساڑھے سات بجے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ورلڈ میڈیا فورم کے چیئرمین محترم فرحان کھوکھر صاحب نے تقریب کا تعارف کروایا۔ مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کینیڈین ایتھنک میڈیا کے شریک Coordinator محترم عبدالحلیم طیب صاحب نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا مختصر تعارف پیش کیا۔ نیز ایتھنک میڈیا اور پریس کے تمام کمیونٹی اخباروں کی خدمات کو سراہا اور قارئین تک حقائق بلاخوف وخطر پہنچانے کی پالیسی پر خراج تحسین پیش کیا۔

اس کے بعد جماعت کے شعبہ آڈیو ویڈیو کینیڈا کی تیار کردہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے تعارف پر مبنی ایک مختصر اور جامع دستاویزی رپورٹ پیش کی گئی۔ یہ ویڈیو مکرم فرحان احمد بشارت صاحب، سیکرٹری آڈیو ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا نے بڑی محنت سے تیار کی تھی۔

ازاں بعد مکرم طیب پیرزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات کا تذکرہ کیا۔ کینیڈا میں ان خدمات کے کوائف پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارے رضا کاروں نے 238 شہروں اور قصبوں میں 3 لاکھ 20 ہزار 78 گھروں کے 1.3 ملین لوگوں تک امن کا پیغام پہنچایا۔ نئے سال کی تقریبات کے اختتام کے بعد تقریباً ایک بجے شب ہمارے سینکڑوں خدام ٹورانٹو، مانٹریال، ہملٹن اور وینکوور میں صفائی کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہی خدام ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام انہی شہروں میں کرسمس کے دن بے گھر لوگوں کو کھانا کھلاتے نظر آئے جس کا ذکر اونٹاریو میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے روزنامہ ٹورانٹو سٹار اور AM 680 ریڈیو نے بڑی تفصیل سے کیا۔ پھر ملک گیر فوڈ ڈرائیو میں جماعت نے پانچ لاکھ پونڈ خوراک مستحقین میں تقسیم کی۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے افراد کی جانب سے کینیڈا کے اہم اخبارات میں 106 مضامین شائع ہوئے۔

اس رپورٹ کے بعد محترم بدر شمیم صاحب نے نسلی ہم آہنگی کی افزائش کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

اس کے بعد کچھ مہمانوں، ڈاکٹر دل خوش صاحب، محترم طاہر اسلام گورا صاحب، سکھ میندر سنگھ صاحب اور راول ٹی وی کے بھوپیندر سنگھ، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اس تقریب کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا اور اس موقع کو فراہم کرنے کے لئے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

سوا آٹھ بجے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر خطاب کیا۔ آخر پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر کینیڈا نے میڈیا اور پریس کے غیر جانبدارانہ کردار پر زور دیا اور کینیڈین ایتھنک میڈیا کے شرکاء کو جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پُرخلوص دعوت دی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا نیز اختتامی دعا کروائی۔

جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُرتکلف عشائیہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران میل جول اور تصویر کشی کے مراحل دیر تک چلتے رہے اور پریس اور میڈیا کے بعض صحافیوں نے راول ٹی وی کو انٹرویو بھی ریکارڈ کروائے۔

یوم پاکستان

23 مارچ 2012ء کو 72 ویں یوم پاکستان کی تقریب مارکھم تھیٹر میں صبح پونے دس بجے شروع ہوئی۔ قونصلر جنرل پاکستان ٹورانٹو نے اس موقع پر مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنے وفد کے ساتھ خصوصی طور پر مدعو کیا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی قیادت میں ایک وفد یوم پاکستان کی تقریب میں شرکت کے لئے وہاں پہنچا۔

یوم پاکستان کی تقریب میں مارکھم کے میئر Frank Scarpitti، کینیڈین سینیٹر سلمٰی عطاء اللہ جان، صوبائی وزیر، صوبائی پارلیمنٹ کے ممبران اور بعض دیگر پاکستانی تنظیموں کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ میزبانی کے فرائض مکرم خالد عثمان صاحب نے ادا کئے۔ مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم ملک لال خاں صاحب اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات کو سراہا۔ مختلف ایوارڈ عطا کرنے کے لئے معزز مہمان کے طور پر مکرم امیر صاحب کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کو پاکستان میں ہیومینیٹی فرسٹ کی گرانقدر خدمات بجالانے پر ایوارڈ دیا گیا۔ آخر میں عمران علی چوہدری صاحب قونصلر جنرل پاکستان ٹورانٹو نے خاص طور پر مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی کوریج کینیڈین میڈیا اور راول ٹی وی نے کی۔ اگلے روز اخبارات نے اس تقریب کی کارروائی مع تصاویر شائع کی۔

جلسہ یوم مسیح موعود

یارک ریجن کی جماعتوں نے بروز جمعہ 23 مارچ 2012ء کی شام 7 بجے بیت الاسلام میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

آپ کے مختصر خطاب کے بعد دس شرائط بیعت کو اردو میں مکرم سید مبشر احمد صاحب نے اور ایوان طاہر سے محترمہ ہیرا احمد صاحبہ نے یہ شرائط انگریزی میں ساتھ ساتھ پیش کیں۔

''حضرت مسیح موعود کا مشن'' کے موضوع پر شعبہ آڈیو ویڈیو کی جانب سے تیار کردہ ایک جامع اور مختصر معلوماتی دستاویزی ویڈیو حاضرین کو دکھائی گئی جسے بڑی بڑی سکرینوں پر ایک ساتھ بڑی دلچسپی سے دیکھا گیا۔

اس ویڈیو کے بعد مکرم فرحان اقبال صاحب مشنری یارک ریجن نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس کے بعد قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

ازاں بعد دینی معلومات کا مقابلہ کروایا گیا۔ اس دلچسپ مقابلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کی جانب سے ایک ایک ٹیم نے حصہ لیا۔ 20 منٹ کے اس مقابلہ میں 8 راؤنڈ ہوئے جبکہ ہر راؤنڈ میں 5 سوال کئے گئے۔ سخت مقابلہ کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ٹیم صرف ایک پوائنٹ سے فاتح قرار پائی۔ اس مقابلہ میں معاونت کے فرائض عزیزم محمد اعظم اکرم صاحب نے انجام دیئے۔

جلسہ یوم مسیح موعود کی کلیدی تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حضرت مسیح موعود کی مالی قربانیوں کے موضوع پر کی۔ انگریزی دان احباب کے لئے اس کارواں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

تقریب کے آخر میں تقریباً نو بجے شب محترم امیر صاحب نے چند اعلانات کئے۔ تقریباً سوا نو بجے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

کینیڈا۔ پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کا یوم تقریب پاکستان

24 مارچ 2012ء کو کینیڈا، پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن نے کیپٹل ریسٹورانٹ میں ایک شاندار عشائیہ کی تقریب منعقد کی جس میں کثیر مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر کینیڈا، پاکستان فرینڈ شپ کی انتظامیہ نے مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنے وفد کے ساتھ خصوصی طور پر مدعو کیا۔

اس موقع پر مکرم میجر (ر) عبدالحفیظ خلیفہ صاحب کی نگرانی میں احمدی بچوں اور بچیوں نے پاکستان کا قومی ترانہ مل کر پیش کیا۔ کینیڈا، پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کے صدر گل نواز نے خصوصی مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم امیر صاحب اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی گرانقدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مختلف ایوارڈ عطا کرنے کے لئے معزز مہمان کے طور پر مکرم امیر صاحب کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کو پاکستان میں ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے گرانقدر خدمات بجالانے اور مکرم خالد عزیز شیخ صاحب بیرسٹر کو سماجی خدمات بجالانے اور مالی اعانت کی وجہ سے ایوارڈز عطا کئے گئے۔

آخر میں کینیڈا۔ پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کی انتظامیہ نے خاص طور پر مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی کوریج کینیڈین میڈیا اور راول ٹی وی نے کی۔ اگلے روز اخبارات میں اس تقریب کی کارروائی مع تصاویر شائع ہوئی۔

حقوق انسانی کی سالانہ تقریب

29 مارچ 2012ء کو Eli Lilly Canada کے نہایت خوبصورت آڈیٹوریم میں پانچ بجے شام حقوق انسانی کی ایک پُروقار اور شاندار سالانہ تقریب منعقد ہوئی جس میں نقد رقوم اور طلائی تمغے تقسیم کئے گئے۔ کینیڈا کی سب سے بڑی ادویات بنانے والی کمپنی نے اس خوبصورت تقریب کی سرپرستی کی۔ اس سالانہ تقریب کی مہمان خصوصی Hon. Jean Augustine PC، Ontario Fairness Commissioner تھیں جبکہ دیگر معزز مہمانوں میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سرفہرست تھے۔

Human Rights and Race Relations Centre کی صدر محترمہ فائزہ داؤد صاحبہ نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے اور مہمانوں اور شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ اس شاندار تقریب میں معزز مہمانوں کے علاوہ طلباء اور پولیس افسروں نے بھی شرکت کی۔ امسال مضمون نویسی کے مقابلہ کے لئے Five Ways of Our Culture promotes health lifestyle کا عنوان مقرر کیا گیا تھا۔ سینکڑوں طلباء نے اس مقابلہ میں شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی بچی عزیزہ منصورہ مبارک

نے اول انعام حاصل کیا۔

اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے Eric Jolliffe چیف آف یارک ریجنل پولیس اور ڈپٹی چیف آف پیل (Peel) ریجنل پولیس کو طلائی تمغے دیئے۔ آخر میں مکرم سید حسنات احمد صاحب چیف ایگزیکٹو آفیسر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ عشائیہ کے بعد رات آٹھ بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی 2012ء)

جامعہ احمدیہ کینیڈا سال 2012ء کی مساعی

مورخہ 3 فروری کو طلباء و اساتذہ پکنک کے لئے Horsshoe Vally گئے۔ جہاں برف کی کھیلوں سے خوب محظوظ ہوئے۔

مورخہ 13 فروری کو قصیدہ کا مقابلہ کروایا گیا۔ ہر گروپ سے 3 طلباء نے شرکت کی۔ اسی روز بیت بازی کروائی گئی اس میں ہر گروپ کے 4 طلباء نے شرکت کی۔ دونوں میں دیانت گروپ اول رہا۔

مورخہ یکم تا 3 مارچ اردو عربی اور انگریزی زبان میں تقریری مقابلے ہوئے۔ ہر گروپ کی طرف سے 2,2 طلباء نے شرکت کی۔ عربی اور اردو میں دیانت اور انگریزی میں رفاقت گروپ اول رہا۔ ان مقابلہ جات کے انعامات کی تقسیم کے لئے مکرم ملک لال خان صاحب امیر کینیڈا کی صدارت میں تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے نصائح کیں۔ دعا امیر صاحب نے کروائی۔ 300 افراد نے شرکت کی۔ آخر میں عشائیہ دیا گیا۔

مورخہ 28 فروری کو جلسہ یوم مسیح موعود ہوا۔ 2 تقاریر طلباء نے کیں۔ آخری تقریر مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیمینارز

جامعہ کے نصابی علم کے علاوہ دیگر علوم سے تعارف حاصل کرنے کے لئے اور طلباء کی علمی استعداد بڑھانے کے لئے بروز ہفتہ آخری 2 پیریڈز میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کرام کے علاوہ دیگر علمی شخصیات کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ہفتہ کے علاوہ دیگر ایام میں بھی وقتاً فوقتاً علمی شخصیات کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اب تک ہونے والے سیمینارز میں جن شخصیات نے جن مختلف عناوین پر لیکچرز دیئے ذیل میں درج ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب نے حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کی ضرورت۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب نے احادیث کی سچائی بذریعہ حساب، مکرم محمد ہادی مونس صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تندرستی ہزار نعمت ہے، مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے وقف زندگی کی اہمیت، مکرم برادرم رشید صاحب آف امریکہ نے دعوت الی اللہ، مکرم عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ نے زمانہ طالب علمی اور میدان عمل کی زندگی، مکرم ڈاکٹر انوار صاحب نے بلڈ پریشر، مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ نے افریقہ کے حالات زندگی اور مربیان کی ذمہ داریاں، مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے اپنے قیام افریقہ پر تبصرہ اور مکرم مہدی حسن صاحب پروفیسر جامعہ احمد نے جامعہ ازھر کا تعارف کے موضوع پر تقاریر کیں۔

جمعہ سیمینار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق ہر جمعہ کے دن درجہ خامسہ اور درجہ سادسہ میں سے ایک طالب علم اپنا تیار کردہ تحقیقی مقالہ پیش کرتا ہے۔ جس کے بعد اساتذہ اور طلباء اس تحقیق کے ضمن میں سوالات کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے ادارہ جامعہ احمدیہ کینیڈا، طلباء، اساتذہ کرام اور دیگر عملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا جولائی 2012ء)

مکرم عبدالسمیع خان صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر (ر)

جلسہ سالانہ 1960ء کی ایک یادداشت

جماعت احمدیہ کا 68واں جلسہ سالانہ جو کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں 28, 27, 26 دسمبر 1959ء کو منعقد ہونا تھا۔ ملکی حالات کے پیش نظر جلسہ 24,23,22 جنوری 1960ء کو ہوا۔

حضرت مصلح موعود جلسہ کے تینوں دن خطاب فرماتے تھے۔ لیکن اس 68ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز افتتاحی تقریر، پیہم ملاقاتوں اور دیگر مصروفیات کے باعث حضور کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے تحت حضور دوسرے روز 23 جنوری 1960ء کو جلسہ میں تقریر کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

احباب جماعت کو اس طرح شدید اشتیاق کے باوجود حضور کے روح پرور کلمات سننے کی سعادت سے محروم رہنا پڑا۔ خلافت ثانیہ میں یہ پہلا سال تھا کہ حضور دوسرے روز احباب سے خطاب نہ فرما سکے۔ ہر شخص نے حضور کی اس دن کی تشریف آوری نہ ہونے کو بہت محسوس کیا۔ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت یابی کے لئے دردمندانہ دعا پر مشتمل اپنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پُرسوز انداز میں پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین پر رقت کا عالم طاری ہو گیا۔ اس نظم کے دوران سب احباب آبدیدہ ہو کر حضور کی صحت یابی کے لئے متضرعانہ دعائیں کرتے رہے۔ نظم کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

چشم میگوں میں یہ دلدوز سی حسرت کیا ہے
روئے روشن پہ پریشان سی نکہت کیا ہے
شمع افسردہ ہو پروانوں کی حالت معلوم ؟؟
جانے اس کرب میں مالک کی مشیت کیا ہے
تیری دہلیز پہ جھک جھک کے دعائیں مانگوں
اس سے بڑھ کر مجھے طاقت، مجھے قدرت کیا ہے
ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یا رب
آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

(الفضل 12 جون 1960ء)

خاکسار راقم یہ سارا منظر جلسہ گاہ میں دیکھ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک وہ احباب بقید حیات ہیں جو حضور کی اس روز کی عدم موجودگی کو محسوس کر رہے تھے اور ثاقب صاحب کی یہ نظم دلوں کو گرما رہی تھی۔

اجلاس کا آخری خطاب صدر مجلس محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جج ہائی کورٹ لاہور کا تھا۔ آپ نے احباب جماعت سے پُر درد لہجے میں ایک نہایت ہی اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی آواز میں اس قدر سوز اور اثر سمویا ہوا تھا کہ ایک ایک فقرہ احباب کے دلوں میں اترتا جاتا تھا آپ نے حضرت مصلح موعود کا نیا مرکز ربوہ جو کہ قادیان کا ظل ہے۔ بنانے پر روشنی ڈالی۔ وہ حالات بیان کئے کہ کس طرح قادیان کا مرکز ہاتھ سے نکل جانے کے بعد حضور بے چین تھے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے اپنے خطاب میں یہ بھی بتایا کہ حضور جلسہ سالانہ کے انتظار میں گن گن کر دن گزار رہے تھے۔ جلسہ کی تاریخیں تبدیل کرنے کے لئے بھی آپ تیار نہ تھے۔ بلکہ آپ لوگوں سے جلدی ملنے کے لئے بیتاب تھے۔

صدر اجلاس مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے سب احباب کو حضور کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں کی تحریک کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب وقت ہے کہ ہم سب مل کر درد و الحاح کے ساتھ اپنے مولیٰ کو پکاریں اور اس کے در پر حاضر ہو کر دعا کریں اور اس دعا میں یہ دعا مانگیں کہ اے ارحم الراحمین تو ہمیں اس دعا کی توفیق عطا کر جو خطا نہیں جاتی اور جسے تیری جناب سے قبولیت عطا ہوتی ہے۔ ہم اللہ سے راہنمائی مانگیں اسی سے مدد مانگیں اور اس یقین کے ساتھ اس کے دروازے پر گریں کہ خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔

حضرت مصلح موعود کے 52 سالہ دور خلافت میں بہت سی آزمائشیں آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہر دفعہ آپ کو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی توفیق دی۔ کیونکہ مصلح موعود کی پیشگوئی ''وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ دل کا حلیم، علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ہمارے زمانے میں ہی 1956ء میں اللہ رکھا والا فتنہ اٹھا۔ جماعت نے بے چینی کے عالم میں حضور سے تجدید بیعت کی اور فتنہ پردازوں کی مذمت کی۔ آج ان لوگوں کا نام ونشان نہیں۔ مگر ان میں سے جو خلافت سے وابستہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک خلافت کا انعام پا رہے ہیں۔ خلافت سے محبت اس قدر تھی کہ ہر شخص کو حضور کی ایک دن کی جلسہ میں عدم شرکت نے ہلا کر رکھ دیا۔ ثاقب صاحب نے اپنی نظم میں یہ شعر زور دے کر پڑھا۔

جو کبھی دیکھ چکی ہو تیری سطوت کا کمال
ان نگاہوں میں بھلا دنیوی شوکت کیا ہے

مکرم شیخ صاحب کے خطاب کے بعد مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے 20 منٹ تک دعا کرائی۔ آپ کی اقتداء میں درد و کرب اور اضطراب میں دعائیں مانگی گئیں کہ ربوہ کی سرزمین مضطرب روحوں کی، آہ وزاری۔ چیخ و پکار سے گونج اٹھی۔ ایک سیلاب تھا ہچکیوں اور سسکیوں کا جو ہزارہا سینوں سے بیک وقت اٹھ رہا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت آسمان میں ایک تلاطم برپا ہے۔

(الفضل 2 فروری 1960ء)

ہر شخص کی وارفتگی اور اس کی حالت زار اپنے آسمانی آقا سے فریاد کر رہی تھی۔

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

یہ اس روز 23 جنوری کے دوسرے اجلاس کا عجیب نظارہ تھا جو چشم فلک نے دیکھا۔

الفضل 3 فروری 1960ء نے لکھا:۔

بلاشبہ مبارک ہیں وہ احباب جنہیں جلسہ سالانہ کے ان مقدس ترین لمحات میں دعائے خاص کا یہ انمول موقعہ میسر آیا۔ جلسہ جنوری 1960ء کے بعد حضور نے عید الفطر کا خطبہ 29 مارچ 1960ء بہت مختصر دیا۔ 26 دسمبر 1960ء کا افتتاح حضور نے خود جلسہ گاہ میں فرمایا اس کے بعد علالت طبع کے باعث حضور خود بنفس نفیس تشریف نہیں لا سکے۔

اللہ تعالیٰ اس پیارے وجود پر جو کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق تھا ہزاروں رحمتیں نازل کرے۔ جیسے آپ نے اپنے کلام میں فرمایا:

اک وقت آئے گا کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب شہید کراچی کے کوائف

مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب مرحوم بلدیہ ٹاؤن کراچی مورخہ 23/ اکتوبر 2012ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم میاں محمد اکبر صاحب کی بیعت کے ذریعے ہوا۔ آپ کے گاؤں سے ایک وفد قادیان گیا اُس نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی واپسی پر اُن کے ذریعے گاؤں کے کئی لوگوں نے بیعت کی جن میں سے ایک آپ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق باجوڑی چارکوٹ مقبوضہ کشمیر سے تھا۔ تقسیم کے بعد آپ پاکستان میں آکر ناصر آباد سٹیٹ سندھ میں آباد ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم شاہ محمد صاحب اور والدہ کا نام راج بی بی صاحبہ تھا آپ کے والد تقسیم سے پہلے مقبوضہ کشمیر میں ہی وفات پا گئے تھے جبکہ والدہ ناصر آباد آکر فوت ہوئیں۔ آپ تین بہن بھائی تھے سب سے بڑی بہن وفات پا چکی ہیں۔ جبکہ چھوٹی بہن سرگودھا میں مقیم ہیں۔

مورخہ 23/ اکتوبر 2012ء کو مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب اپنی دکان واقع بلدیہ ٹاؤن میں رات تقریباً 9 بجے بیٹھے ہوئے تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے جن میں سے ایک نے آپ پر تین گولیاں فائر کیں جن میں سے ایک گولی ان کی گردن اور دوسری گولی سینے میں لگی۔ ان کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر آپ ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

شہادت کے وقت آپ کی عمر کم و بیش 67 سال تھی آپ کی پیدائش مقبوضہ کشمیر میں ہوئی، ناخواندہ تھے۔ ناصر آباد سٹیٹ میں جماعتی اراضی پر محنت مزدوری کرتے رہے۔ 1984ء میں کراچی شفٹ ہوئے اور Honda اور دیگر فیکٹریوں میں محنت مزدوری کرتے رہے۔ شروع ہی سے بلدیہ ٹاؤن میں مقیم تھے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے گھر کے ساتھ ہی بچوں کے کھلونوں اور پرچون کی چھوٹی سی دکان کھولی ہوئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سندھ میں دورہ جات کے دوران آپ کو خدمت کی توفیق حاصل رہی۔ دین کی خدمت کا ولولہ رکھتے تھے۔ اولاد کی تربیت بھی احسن رنگ میں کی۔ آپ کا ایک پوتا عزیزم عمران ناصر پچھلے سال جامعہ احمدیہ میں گیا جاتے ہوئے آپ نے اُسے دین کی خدمت کی نصائح کیں۔ نظام جماعت سے مکمل تعاون کرتے تھے خلافت کی محبت میں خدا تعالیٰ نے اُن کے دل کو گداز کیا ہوا تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں، محترمہ رضیہ صاحبہ کراچی میں مقیم ہیں، بیٹا مکرم ناصر احمد صاحب ''حب چوکی'' میں ملازمت کرتے ہیں اور زعیم حلقہ انصار اللہ ہیں، بیٹی محترمہ امۃ الشکور صاحبہ کراچی میں ہی مقیم ہیں، بیٹی محترمہ امۃ النصیر صاحبہ کراچی میں مقیم ہیں، بیٹا محترم فضل احمد صاحب اے سی Repair کا کام کرتے ہیں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: مکرم بشیر احمد طاہر صاحب

21واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ سوئٹزر لینڈ کا اکیسواں سالانہ اجتماع 25 اور 26/ اگست 2012ء کو بمقام Wigoltingen ہوا جہاں سکول کی عمارت ہال گراؤنڈ وغیرہ کرایہ پر لیا گیا تھا۔

25/ اگست کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح ساڑھے دس بجے پرچم کشائی و دعا سے آغاز ہوا۔ انصار اللہ کا پرچم محترم ڈاکٹر قاضی شمیم احمد صاحب صدر انصار اللہ نے قومی جھنڈا اور سوئٹزر لینڈ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے لہرایا۔

اجلاس اول:

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے زیر صدارت صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سوئٹزر لینڈ ہوا۔ بعد ازاں، عہد انصار اللہ دہرایا گیا اور نظم پڑھی گئی۔

محترم صداقت احمد صاحب نے انصار اللہ کی ابتدائی تاریخ بیان کی اور پھر دعا کرائی۔ دعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ مقابلہ حسن قراءت، حفظ قرآن مجید، احادیث، نداء و نظم کرائے گئے۔ ڈیڑھ بجے وقفہ ہوا۔ اور دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ بعدۂ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اجلاس دوم:

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر قاضی شمیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہوا۔ 26/ اگست کو صبح ساڑھے نو بجے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اور 12 بجے تلاوت و نظم کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اردو جرمن تقاریر، فی البدیہہ تقریر اور مطالعہ کتاب حضرت مسیح موعود لیکچر سیالکوٹ وغیرہ پر مشتمل یہ پروگرام دلچسپی سے سنا گیا۔

اسی طرح مکرم مربی سلسلہ منصور احمد صاحب ربوہ نے اولاد کو آگ سے بچاؤ کے موضوع پر تقریر کی۔

اختتامی اجلاس

زیر صدارت مکرم طارق ولید ترنوئسر امیر جماعت سوئٹزر لینڈ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم ملک عارف محمود صاحب قائد عمومی و نائب صدر و ناظم اعلیٰ اجتماع نے رپورٹ انصار اللہ پیش کی۔

انہوں نے بتایا کہ اس سال انصار اللہ نے ہی بار بار وقار عمل کر کے لجنہ کے اجتماع کا سارا کام کیا۔ خون کے عطیہ کے لئے کئی انصار نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چیریٹی واک کرائی گئی اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی نمائندہ میڈم Sussne کو پانچ ہزار فرانک کا چیک دیا گیا اور قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس رپورٹ کے بعد صدر صاحب انصار اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطاب سے کچھ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ کہ ہمارا جہاد اصل میں جہاد بالنفس ہے۔ اس کے بعد تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم ہوئے۔

محترم امیر صاحب مکرم طارق ولید ترنوئسر صاحب نے انصار سے خطاب کیا۔ آپ کا خطاب جرمن میں تھا جس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم راجہ محمد سلیم صاحب میر پور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی عائزہ آفتاب بنت مکرم مبشر احمد آفتاب صاحب مربی سلسلہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین نے بفضل خدا قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 4 سال ایک ماہ کی عمر میں مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ اور نانی جان کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 29/ اکتوبر 2012ء کو بچی کی تقریب آمین میر پور۔ آزاد کشمیر میں ہوئی۔ بچی کی نانی اماں (صدر لجنہ مقامی) نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور خاکسار نے دعا کرائی۔ عزیزہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سبز پگڑی والے) کی نسل سے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے قلب و ذہن کو جلا بخشے اور قرآن کریم کے انوار و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرمہ شمیم عزیز صاحبہ سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ زوجہ مکرم عزیز احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو میرے بہنوئی مکرم محمد نواز صاحب کو کراچی میں سر پر گولی مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا جن کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور ربوہ میں ہی تدفین ہوئی۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے میرے خالہ زاد بھائی اور بہنوئی ہیں جنہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور بیوی یادگار چھوڑی ہیں ان کی والدہ محترمہ حیات ہیں تینوں بیٹیاں خدا کے فضل سے زیر تعلیم ہیں۔ میں تہ دل سے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو تدفین کے موقع پر ہمارے گھر تشریف لائے یا بذریعہ فون ہمارے غم میں شامل ہوئے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بہنوئی سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت میں جگہ دے میری بہن اور بچوں کو خاص طور پر بوڑھی والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1 ہفتہ تعلیم القرآن

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ نومبر 2012ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 نومبر 2012ء

12:40 am	عربی سروس
1:45 am	ان سائیٹ
2:05 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
2:55 am	آسٹریلیا۔ انگلش ڈاکومنٹری
3:20 am	سیرت النبی ﷺ
3:50 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
7:45 am	فرنچ پروگرام
8:10 am	آسٹریلیا۔ انگلش ڈاکومنٹری
8:30 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
9:15 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی 2011ء
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:50 pm	الترتیل
6:20 pm	خطبہ جمعہ 26 جنوری 2007ء
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	فقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	میدان عمل کی کہانی LIVE
11:10 pm	الترتیل
11:40 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

8 نومبر 2012ء

12:00 am	خطاب حضور انور بر موقع اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی 2011ء
1:10 am	ریئل ٹاک
2:15 am	فقہی مسائل
2:45 am	کڈز ٹائم
3:15 am	میدان عمل کی کہانی
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	خطاب حضور انور بر موقع اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی 2011ء
7:35 am	فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
10:00 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	دورہ حضور انور
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	پشتو سروس
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	یسرنا القرآن
5:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
6:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
7:25 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:50 pm	Maseer-e-Shahindgan
8:25 pm	ترجمۃ القرآن
9:35 pm	یسرنا القرآن
10:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔نومبر

طلوع فجر	5:00
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
اکسیر موٹاپا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک
اور بہت سی برانڈ کی گرم ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
کنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

برائے فروخت
سوزوکی آٹو ماڈل 2011ء AC/CNG
ٹویوٹا کرولا XLI ماڈل 2011ء CNG
رابطہ: 0333-9795338

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

بیاض نورالدین کا مشہور عالم نسخہ صندل پوڈری
صندلین گولیاں
150 گولیاں 160 روپے
یہ خون صاف پیدا کرتی۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ خارش۔ کیل۔
مہاسے چھائیوں اور چہرہ کے بدنما داغوں کو زائل کرتی۔
رنگت کو نکھارتی۔ حافظہ کو تیز کرتی ہیں۔
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ
بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

FREE STUDY in GERMANY
For the first time English Courses offered in Germany
Great Opportunity for **Intermediate/O-Level** students
100 % Visa / No Visa No Fee (For A-level program in English)
Courses for Graduates & Postgraduates
B.A / B.Sc / B.C.S / B.Eng / B.Com....also for
Master students completely in English Language
With or Without German Language (Matriculation)
Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, Pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243,
+49 1577 5635313
Email: erfolgteam@hotmail.de
Skype Id: erfolgteam